رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔
اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین۔

جلد ۵ | ۲۲-جون سنہ ۱۹۱۸ء | شنبہ | ۱۲-رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۶ھ | نمبر ۹۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں۔ چونکہ آجکل یہاں سخت گرمی اور تپش پڑتی ہے جو حضور کی صحت کے لئے مضر ہے۔ اس لئے انشاء اللہ (۲۲) تاریخ حضور معہ چند خدام ڈلہوزی تشریف لے جائیں گے۔ اور موسم گرما میں وہیں رہینگے۔

حضرت ام المومنین کو رن بدن آرام ہو رہا ہے۔ احباب دعاؤں میں مصروف رہیں۔

۱۸ و ۱۹۔ کو صدر انجمن احمدیہ کا اجلاس ہوا۔

۲۰ تاریخ عصر کے بعد سخت آندھی آئی۔ اور پھر تھوڑی دیر خوب موسلا دھار مینہ برسا۔ جس سے کچھ ٹھنڈک ہو گئی ہے۔

اخبار احمدیہ

حالات انگلستان

ایک لیڈی مشرف باسلام

ایک لیڈی جس کو یہاں ایک عرصہ سے عاجز تبلیغ کر رہا تھا۔ آخر پورے طور پر قائل ہو کر مشرف باسلام ہوئی۔ اس کا نام مس میری ماگن ہے۔ اسلامی نام مریم رکھا گیا۔ چند اور معززین کو بھی تبلیغ کی جا رہی ہے۔ اس لیڈی کی درخواست بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اس ڈاک کے ساتھ بھیجد یجائیگی۔ (ایڈیٹر)

تبلیغی دورہ

ہمارا تبلیغی کام صرف شہر لنڈن میں محدود نہیں۔ بلکہ باہر بھی دورے کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ قاضی صاحب آجکل ہود اور براٹمن وغیرہ اطراف میں دورہ کر رہے ہیں۔ اور عاجز نے کیرس بروک۔ نیو پورٹ۔ سینڈون۔ برڈنگ کاوس وغیرہ مقامات میں دورہ کیا۔ لٹریچر تقسیم کیا اور تبلیغ کی گئی۔

شہزادی میری

حضور قیصر ہند جارج پنجم کی صاحبزادی شہزادی میری رفاہ عام کے کاموں میں بہت دلچسپی لیتی ہیں ملک کے لوگ ان کو بہت عزت اور محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ماہ اپریل میں شہزادی کا جنم دن تھا۔ اس تقریب پر عاجز نے جماعت احمدیہ کی طرف سے شہزادی صاحبہ کو مبارکباد کہتے ہوئے مختصر تبلیغی خط لکھا۔ اور ایک کتاب سلسلہ حقہ احمدیہ کے

ثبوت میں بطور تحفہ ارسال کی - جس کا شکریہ ان کی طرف سے پہنچا ہے -

سلطان حجاز کو تبلیغ

سلطان حجاز اور ہمارے قیصر ہند کے درمیان نامہ و پیام - دوستانہ تعلقات کی خبر انگلینڈ کے اخباروں میں چھپی ہے - جس پر عاجز نے ایک مختصر مضمون سلطان حجاز کے متعلق اور اس کے ضمن میں جنگ اور مسیح موعود کی پیشگوئی - اخبار مرکری میں دیکھا - جو کہ چھپ کر شائع ہو گیا ہے - اس انگریزی اخبار کے چند پرچے بعض دوستوں کو ہندوستان بھیجے گئے ہیں - نیز ایک پرچہ تبلیغی خط کے ساتھ سلطان حجاز کو بھی بھیجا گیا ہے -

صاحبان لفٹنٹ گورنر وکمشنر بہادر پنجاب

جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی اور ہندوستان کی وفاداری اور حکومت برطانیہ کی سچے دل سے امداد - اور اس کے متعلق مسیح موعود کے تائیدی حکم اطاعت او شکر گذاری گورنمنٹ کے متعلق میرے جو مضامین انگلینڈ کے اخبارات مرکری - اور ایڈورٹائزر وغیرہ میں چھپے تھے - اور ان کے کٹنگس ہندوستان میں بھی بھیجے گئے تھے اس پر ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب اور صاحب کمشنر بہادر لاہور کی طرف سے عاجز کو شکریہ کے خطوط موصول ہوئے ہیں -

مصر میں تبلیغ

عزیز بابو عبدالکریم صاحب احمدی مصر میں اپنی طاقت سے بڑھ کر تبلیغی خدمات بجالا رہے ہیں - بعض عربی اور انگریزی اخباروں میں اُن کے مضامین چھپے ہیں - عربی اور فرانسیسی چھوٹے چھوٹے مضامین تبلیغی چھپوا کر اُنھوں نے شائع کئے ہیں اور ملک میں ایک شور مچ گیا ہے - اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے - ہر شر سے بچائے اور ہر تنگی سے حفاظت دے - آمین -

مینار پر دعا

کیرس برک ایک پورانا جنگی قلعہ اس ملک میں ہے جس کے متعلق بہت سے تاریخی واقعات ہیں - عاجز تبلیغ کرتے ہوئے - وہاں بھی پہنچا - چند لوگ جو وہاں ملازم ہیں - ان کو تبلیغ کی گئی - اور اس کے نہایت بلند برج پر چڑھ کر اذان دی اور دو رکعت نماز پڑھ کر سب احباب کے واسطے بہت سی دعائیں کیں واللہ ھو الغفور الرحیم

محمد صادق - ۲۹ - اپریل ۱۹۱۸ء

کٹک میں غیر احمدیوں کا مقدمہ خارج

برادر محمد یحییٰ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کٹک اطلاع دیتے ہیں کہ چھ ماہ سے غیر احمدیوں نے جو مقدمہ فوجداری احمدیوں کے خلاف دائر کر رکھا تھا - خدا کے فضل سے یکم رمضان کو عدالت نے خارج کر دیا - اور حکم سنا دیا کہ غیر احمدی احمدیان رسولپور کو وہاں کی مسجد میں نماز پڑھنے سے نہیں روک سکتے - کیونکہ احمدی ۱۷ برس سے اس میں نماز پڑھتے رہے ہیں

ولادت

برادرم بابو محمد اکبر صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کے ہاں پہلی لڑکی پیدا ہوئی ہے - حضرت خلیفہ ثانی نے صفیہ نام رکھا ہے خدا تعالیٰ مولودہ کو مسعودہ بنائے -

درخواستہائے دعا

حبیب احمد صاحب بریلوی کا ایک مقدمہ عدالت میں دائر ہے - ان کی کامیابی کے لئے برادر محمد علی صاحب عرصہ سے بیکار ہیں - ان کے کاروبار کے لئے - حافظ عبدالجلیل صاحب ملازم دفتر ریلوے لاہور کئی روز سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے - پیر غلام غوث صاحب ساکن گولیکی ابتلاؤں میں ہیں - ان کی مخلصی کے لئے احباب دعا کریں - نیز سنتری خیر محمد صاحب آہنگر کوٹ قیصرانی جو ایک غیر احمدی ہیں لکھتے ہیں کہ میں ایک عرصہ سے مرض مرع میں مبتلا ہوں - اور اب میری بیوی کو بھی یہی مرض ہو گیا ہے - بہت سے پیروں وغیرہ سے دعا کرا چکا ہوں - کوئی افاقہ نہیں ہوا - سب سے مایوس ہو کر احمدی احباب ان کے لئے دعا فرمادیں - بابو عبدالغفور صاحب

سب پوسٹ ماسٹر بھی اپنے بھائی عبدالرحیم کی صحت و عافیت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں -

نماز جنازہ

برادر نظام الدین و مسماۃ فاطمہ بی بی ساکنہ بھاٹی - میاں شہاب الدین ساکنہ بھینی - برادر امیر الدین ساکنہ پانڈہ بجری اور ماسٹر مولا بخش صاحب سنام کا لڑکا عبدالستار و میاں محمد زمیندار شادیوال خورد کی زوجہ اور میاں برکت علی صاحب بھٹیاریوری جنہوں نے اپنے دو فرزند اشاعت اسلام کے لئے وقف کئے تھے - اور منشی محمود خاں صاحب ناظر صدر نالاگڑھ کی والدہ اور شیخ کرم الٰہی صاحب پیرا در فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون - احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں -

---

نظم

ان کی چوکھٹ پر

صبح کے وقت

اب تو تنہا تم کبھی ملتے نہیں میں کیا کروں
غیر سے سرگوشیاں ہوں اور میں دیکھا کروں
شوق کی باتیں کروں کیونکر کسی کے سامنے
جی یہی چاہے بیاں جو میں کروں تنہا کروں
صبح ہے آتا ہے مجھ کو تیری پابوسی کا شوق
شام ہی سے پھر تہیا از پئے فردا کروں
آسماں کے سایہ کے نیچے بہت کی دوڑ دھوپ
اب کہاں ہیں تم سا کوئی ماہ رو پیدا کروں
شرم آتی ہے مجھے اس واسطے رکنا پڑے
تم سراپا ناز ہیں اغیار ہیں شکوہ کروں
یہ تو میں سمجھا - بہت اچھا سر تسلیم خم
"تم مجھے چاہو - نہ چاہو میں تمھیں چاہا کروں"
قادیاں دارالاماں - دارالشفا ہے بیگماں
اے خدا جبتک جیوں میں تو یہی سنجھا کروں
خوب فرمایا مجھے آرام سے مطلب نہیں"
جب کہا صادق نے "حضرت آپ کو پنکھا کروں"
کوئے جاناں میں رقیب روسیاہ کا کام کیا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۲۲۔جون ۱۹۱۸ء

کیا وید کامل الہامی کتاب ہے

اس مضمون پر ۵ مئی ۱۹۱۸ء کو آریہ سماج گجرات کے مندر میں جناب حافظ روشن علی صاحب فاضل احمدی مناظر اور پنڈت پورنانند صاحب ہیڈ اپدیشک آریہ سماج کے مابین جو تحریری اور تقریری مباحثہ ہوا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس مضمون کے مدعی آریہ صاحبان تھے اس لئے پہلا پرچہ ان کی طرف سے پڑھا گیا۔ جو یہ ہے:۔

آریہ مناظر پنڈت پورنانند صاحب کا پرچہ

"وید ہی ایشوریہ گیان ہے"

وید کو مکمل الہامی کتاب ثابت کرنا۔ اور اُن کی موجودگی میں کسی دوسری الہامی کتاب کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ آریہ سماج کی طرف سے ثابت کیا جاویگا واضح ہو کہ پرلے کے بعد جب ایشور سرشٹی کی رچنا کرتا ہے۔ تب تب سب چیزیں جو منش کے لئے اُپیوگی ہیں وہ پیدا کر کے ایشور منشوں کی رچنا کرتا ہے۔ یہ بات وید سے بھی ثابت ہوتی ہے جیسا کہ رگوید اشٹک ۸ ادھیائے ۷ ورگ ۱۷ میں وستار پورک ورنن آیا ہے:۔ ف۱

इय सृष्टि यतः आबभूव
योऽस्या०

ارتھات یہ ساری سرشٹی اُس پرماتما سے اُتپن ہوئی ہے۔ اور وہی اُس کا سوامی ہے۔

اسی پرکار سے یجروید کے منتروں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اُس پرمیشور سے سب پرکار کی سرشٹی ارتھات گھوڑے وغیرہ پیدا ہوئے۔ یجروید۔ ادھیائے ۳۱۔ منتر ۵ سے ۱۰ تک میں یہ مضمون درج ہے۔ یہ سب منتر پرش سوکت کے ہیں۔ جو دیگر ویدوں میں بھی آئے ہیں۔ جب جب سرشٹی کی رچنا ہوتی ہے تب تب ہی منش اپنے سوبھاوک گیان سے اشٹ انشٹ کا کیا گیا نا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سوبھاوک گیان تھوڑا ہوتا ہے اور ضروریات زیادہ ہوتی ہیں۔ لہذا نیمتک گیان کے بغیر ضروریات پوری نہیں ہو سکتیں۔ اور دھرم پاپ جو نہایت باریک مضامین ہیں ان کا جاننا بھی نہایت ضروری ہے۔ اُن کا خود بخود سمجھنا جیو آتما کی طاقت سے باہر ہے۔ لہذا اُن کے سمجھانے کے لئے ایشور کے سوائے اور کوئی ہمت نہیں بن سکتا۔ یہ مضمون یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۸ میں

स पर्यगा० आदि

وغیرہ میں آیا ہے۔ اسی مضمون کی تشریح یوگ شاستر میں بھی موجود ہے۔ جیسے

स पूर्वेषामपि गुरुः कालेन

یعنی سب کو آغاز دنیا میں علم پرمیشور سے ملا جس پرم پرمیشور نے جہان کو پیدا کیا ہے۔ وہی عالم کے رازوں کو جانتا ہے۔ انسانوں کے واسطے جو مناسب یا آسان راستہ ہے۔ اُس کو پرماتما بذریعہ وید بھگوان ہر پیدائش دنیا کے آغاز میں درشاتا ہے۔ ٹھیک یہی بات لفظ وید کے معنی سے بھی ثابت ہے۔ وید کا لفظ چار مصدروں سے سدھ ہوتا ہے۔ جیسے

विद् सत्तायां विद् ज्ञाने
विदन्ति जानन्ति विद्यन्ते
भवन्ति विद् विद्
विचारणे विद्लृ लाभे
भवन्ति विन्दन्ति-विदन्ते
लभन्ते- विन्दते विचार
यन्ति सर्वे मनुष्याः सर्वाः
सत्य विद्या यैर्येषु वा
तथा विद्वांस सत्पुरुष भवन्ति
ते वेदाः

چونکہ وید گیان کا داتا۔ پرمیشور۔ خود مکمل ہے۔ اور عالم الغیب ہے اس لئے اُس کا الہام وید بھی مکمل ہے۔ یہی بات اتھروید کانڈ ۱۰ میں بیان کی گئی ہے۔ جیسے

पूर्णात् पूर्णम् मुदचति ...
त्या०

یعنی سروگیہ ہونے سے اُس کا گیان بھی مکمل ہے۔ انسان جتنی ترقی کر سکتا ہے۔ اُس کے لئے اُس کو علم درکار ہے۔ کہ وہ سب سے پہلے اپنے آپ کو جانے۔ اپنے مالک کو سمجھے۔ اپنا اور اپنے مالک کا تعلق۔ مادے اور اُس کے تعلق کو سمجھے کرتویہ اکرتویہ کو جانے۔ دھرم پاپ کو بھی سمجھے دنیاوی کاروبار کو بھی معلوم کرے۔ یعنی پیدائش سے لیکر مکتی تک کے ذرائع اور تمام انسانوں کے ساتھ جس طرح برتاؤ کرنا ہے اُس کو سیکھے وغیرہ اُپدیش جو پرماتما کی طرف سے ہے۔ اُس کو وید بھگوان کہتے ہیں یہ پیشتر وید لفظ کے معنی بتلاتے ہوئے بتلا چکے ہیں۔ وید ہی صرف پورن الہام ہے۔ اس مضمون کو وید خود بھی بیان فرماتا ہے۔ جیسا یجروید ادھیائے ۳۱۔ منتر ۶ میں ورنن کیا ہے

तस्मात् यज्ञा० इत्यादि

اسی طرح اتھروید کانڈ ۱۰ پرپاٹھک ۲۳۔ اشٹک ۴۔ منتر ۲۰ میں لکھا ہے۔

यस्मात् इत्या०

جن کے معنی یہ ہیں کہ اُس سرو پوجیہ پرماتما سے چاروں وید پرکاشت ہوئے۔ اب قابل غور یہ ہے کہ انسان فعل کرتا ہے۔ اور فعل خود جڑ ہیں اور پھل دینے میں اسمرتھ ہیں۔ پھل داتا جیو کی خواہش کے برخلاف کوئی چیتن ہونا چاہئے۔ اور وہ سروشکتیمان پرماتما ہے۔ کیونکہ کوئی بھی پاپی پاپ کر کے گناہ کے ثمرہ کو بھوگنا نہیں چاہتا۔ لہذا عقلمندی کے کوئی منصف سزا دینے والا پیشتر سزا دینے کے کوئی قانون ایسا رکھتا ہو۔ جس کے مطابق گناہ و ثواب کی سزا و جزا دے سکے۔ اور وہی مالک کا قانون وید بھگوان ہے۔ وید سے پیشتر نہ تو کوئی کتاب تھی

ف۱ وید منتر ایسی سکستہ خط میں لکھی ہوئے تھی۔ کہ یہاں کے سب سے زیادہ سنسکرت دان آریہ مہاشہ بھی نہیں پڑھ سکے۔ اسلئے بعض حروف کے غلط ہونے کا احتمال ہے جسکی ذمہ دار ہم نہیں بلکہ پرچہ لکھنے والے پنڈت صاحب ہیں۔

ہو نہ کسی نے وروی کیا ہے۔ اور نہ وید بھگوان میں کسی دوسری کتاب کا ذکر ہے۔ لیکن وید بھگوان کا نام تمام کتب میں موجود ہے۔ اس سے صاف ظاہر اور ثابت ہے۔ کہ وید ہی ایشوری الہام ہے ایسا وید خود بتاتا ہے۔ اس لئے وید کے الہام ہونے میں کسی دوسرے پرمان کی یا دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ منش پیدا ہو کر کیا کرے۔ کیا نہ کرے۔ دنیا میں کس طرح وہار کرے۔ یہ شکھشا اگر نہ دی جاوے۔ تو انسان سدا جہالت میں ڈوبا رہے۔ کئی بدھی مانوں نے اس بات کا امتحان لے کر دیکھا ہے۔ کہ انسان بغیر تعلیم و تربیت کے کچھ نہیں کر سکتا۔ اس لئے آغاز دنیا میں پرم کرپالو پرماتما سے پورن سکھشا کا ہونا لازمی امر تھا۔ جو کہ وید کے ذریعہ پورا ہوا۔ پرماتما سروگیہ ہے۔ اور اس کا وید الہام بھی مکمل ہے۔ جس طرح پرماتما نے سورج کو آغاز دنیا میں ہی مکمل بنایا۔ دوبارہ روشنی کو کم و بیش کرنے کی اس کو ضرورت نہیں۔ اسی طرح وید روپی سورج میں بھی کسی بات کی کمی نہیں جس کو پھر مکمل بنانیکی ضرورت ہو۔ وہ مکمل علم کا بھنڈار (مکمل عالم) سروگیہ پرماتما سے ملا ہوا سمپورن گیان کا منبع ہے۔ اس لئے اس کی موجودگی میں کسی دوسرے الہام یا ضمیمہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ جس طرح راجہ لوگ وقتاً فوقتاً اپنے قانون کو ترمیم تنسیخ کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح پرماتما بھی اپنے قانون کو ردو بدل کرتا رہتا ہے جو مختلف ناموں کے کتب مشہور ہیں جیسے قرآن شریف وغیرہ مگر یہ دلیل ان کی درست نہیں کیونکہ راجاؤں کے قانون انسانی تصانیف ہیں۔ اور انسان محدود العلم ہے۔ لہذا ان کے بنائے قانون مکمل نہیں ہو سکتے۔ اس واسطے حسب تجربہ و ضرورت اُن کو ترمیم کرنا پڑتا ہے۔ لیکن پرماتما سروگیہ ہیں۔ لہذا اُن کے قانون میں تبدیلی کی ضرورت نہیں لہذا اُس کا قانون مکمل اور ردو بدل سے مبرا ہے لہذا کسی دوسری ایشوری کتاب کی ضرورت نہیں۔ جیسے سورج کی موجودگی میں دوسرے سورج کی ضرورت نہیں۔ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ آغاز میں انسانوں کی ضروریات کم ہوتی ہیں۔ اور عقل بھی معمولی ہوتی ہے جیسے جیسے اُن کی ضروریات ترقی کرتی ہیں ویسے ویسے الہام میں بھی تبدیلی ہوتی جاتی ہے۔ مگر یہ آکھشیپ بھی غلط ہے۔ کیونکہ جب کوئی معمولی آدمی بھی کسی کام کو شروع کرتا ہے۔ تو اپنی طاقت کے مطابق کوشش کرتا ہے کہ میرے کام میں کسی طرح کی کمی نہ رہے۔ مثلاً ایک آدمی کسی کتاب کو تصنیف کرنا چاہتا ہے۔ تو اُس وقت پوری پوری کوشش کرتا ہے۔ کہ اُس کی کتاب میں کسی قسم کی کمی نہ رہے۔ اُس کو مکمل بنانے کے لئے جو ذریعہ اُتم سمجھتا ہے کام میں لاتا ہے۔ یدی بالفرض مان بھی لیا جاوے۔ تو وہ اُس کی محدود العلمی کو ثابت کرتا ہے۔ جس کو کہ وہ پہلے نہیں وچار سکا۔ ورنہ وہ اپنی تصنیف میں کسی قسم کی کمی نہ رکھتا۔ جب مکمل پرماتما نے اس تمام سنسار کو مکمل بنایا ہو اور اُس کی سرشٹی کا ایک ایک پدارتھ اپنی پورنتا کا ثبوت دے رہا ہے۔ کیا وہ اس سرشٹی کا قانون نامکمل چھوڑتا۔ لہذا وید مکمل اور ترمیم و تنسیخ سے مبرا ہیں۔ جو نجات کا مکمل راستہ بتلاتے ہیں۔ اور دنیا دی گیان بھی اُن میں مکمل ہے۔ اسی پرکار سے جب ہم ایشوری گیان روپی تعریف سے امتحان کرتے ہیں۔ تو وید ہی ایشوری گیان سدھ ہوتا ہے۔ اور وہ تعریفیں یہ ہیں۔

(۱) ایشور کی نندا جس میں نہ ہو۔ (۲) اپنے الہامی ہونے کی ضرورت بیان کرے۔ (۳) آغاز دنیا میں ہو۔ (۴) کسی خاص ملک کی زبان میں نہ ہو (۵) کوئی بات اُس میں سرشٹی نیم کے برخلاف نہ ہو۔ (۶) قصّے کہانی جس میں نہ ہوں۔ (۷) گھریلو جھگڑے جس میں نہ ہوں۔ (۸) متضاد باتیں جس میں نہ ہوں۔ (۹) دنیا کی علت کو بتلائے (۱۰) تواریخ نہ ہو۔ یہ کسوٹی سوائے ویدوں کے اور کسی کتاب کو پاس نہیں کرتی۔ وید بالکل ان باتوں سے رہت اور ریکت ہے۔ لہذا وید ہی ایشوری گیان ہے۔ مقابلہ میں کسی دوسری کتاب کو الہامی ماننا بالکل بھول ہے۔"

اس کے بعد جناب حافظ روشن علی صاحب کی طرف سے آریہ سماج کے اس پرچہ کا جواب تحریری پرچہ کی صورت میں پڑھ کر سنایا گیا۔ جو یہ تھا۔

احمدی مناظر حافظ روشن علی صاحب کا پرچہ

کیا وید ہی الہامی کتاب ہے

وید کے کامل الہامی ہونیکا جو خیال ہے۔ یہ خیال کسی عقلی یا نقلی دلیل سے ہرگز صحیح اور درست ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وید کا کامل ہونا تو درکنار اس کا الہامی ثابت ہونا بھی بہت مشکل ہے۔ چنانچہ اس امر کے اثبات کے لئے آریہ مناظر صاحب نے اپنے پرچہ میں جو ادلہ اور معیار پیش کئے ہیں۔ مع ان کی تردید کے حسب ذیل ہیں۔ لیکن قبل اس کے کہ ان کے پیش کردہ معیاروں کو پرکھا جائے۔ وید کے الہامی ثابت کرنے کے لئے وید کی تعیین اور جن پر وید نازل ہوئے ہیں۔ ان کی تعیین ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک ایک چیز متعین ہی نہ ہو اس وقت تک اس کے متعلق اس امر کا اثبات کہ وہ الہامی ہے یا کامل ہے نہیں کر سکتے۔

وید کے متعلق دریافت طلب امور اول ہم پوچھتے ہیں

کہ آیا وید صرف برہما پر نازل ہوئے۔ یا چار رشیوں پر۔ جن کے نام۔ اگنی۔ وایو۔ انگرہ۔ ادت ہیں۔ کتاب منوسمرتی ادھیائے ایک شلوک گیارہ میں لکھا ہے کہ سب سے پہلا انسان جس کو ویدوں کا علم ہوا۔ وہ برہما ہے۔ لیکن برخلاف اس کے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں سوامی دیانند جی لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے اگنی۔ وایو انگرہ۔ ادیت کے دلوں میں ویدوں کا نزول ہوا۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ چار انسانوں کے نام ہیں یا اجرام کے۔ یا عناصر کے۔ یہ بھی کہا ہو ان کی بائیوگرافیاں اور سوانح عمریاں۔ انھوں نے خود لکھیں۔ یا ان کے کسی دیکھنے

والوں نے لکھیں۔ وید سے پہلے ان کا کیا عمل تھا۔ وید کے بعد انھوں نے کیا ترقی کی۔ وہ معصوم تھے یا نہیں۔

جب تک ان باتوں کا فیصلہ نہ ہوئے اُس وقت تک کس طرح وید کی حقیقت متعین ہو سکتی ہے مہاشہ صاحب مہربانی فرما کر ذرا ان امور پر روشنی ڈالیں۔ اِن چاروں ناموں کے وید کے نازل ہونے سے قبل کے حالات دریافت کرنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ وید بقول سوامی دیانند جی انسانوں کی پیدائش سے ۵ سال بعد نازل ہوئے۔ ملاحظہ ہو اُپدیش منجری صنہ یہ چاروں جو تنومند جوان تھے سبھی کچھ کر سکتے تھے۔ کیونکہ یہ اکیلے نہ تھے بلکہ ہزاروں مرد و عورت بقول آریہ صاحبان ان کے ہمراہ پیدا ہوئے۔ پس ان کے حالات کا معلوم ہونا ضروری ہے۔

تیسرا سوال یہ ہے کہ آیا وید تین ہیں یا چار کیونکہ تینوں ویدوں اور منوسمرتی سے تین ہی وید ثابت ہوتے ہیں۔ چوتھے کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ اور سناتن دھرم علاوہ ویدوں کے برہمن بھاگ کو بھی الہامی مانتے ہیں۔ مہاشہ صاحب کا اس کے متعلق کیا خیال ہے مہربانی کر کے اس سے آگاہ فرماویں۔

آریہ صاحبان کا یہ فرض ہے کہ جس کتاب کو وہ الہامی اور کامل کہتے ہیں۔ ہر ایک دعوٰی اور دلیل اسی سے پیش کریں۔ نہ یہ کہ وہ خود تو صرف دعوے کرے۔ اور اس کے پیرو بطور وکیل اس کے دلائل پیش کریں۔ یا دعوٰی اور دلیل دونوں کے ذمہ وار خود آریہ صاحبان بنیں۔ مدعی سست۔ اور گواہ چست کی بجائے مدعی مفقود اور گواہ موجود کے مصداق ٹھہریں۔

جو معیار کہ پنڈت صاحب نے پیش کئے ہیں۔ ان کے متعلق ان کا فرض تھا کہ اپنی الہامی کتاب وید مقدس سے پیش کرتے۔ مگر انھوں نے ایسا نہیں کیا اور نہ ان کی طاقت ہے۔ کہ وہ وید مقدس سے معیار پیش کر سکیں۔ تاہم جو کچھ انھوں نے پیش کیا ہے اسی پر پرکھ کر میں بتاتا ہوں کہ وید الہامی اور کامل ثابت نہیں ہو سکتے۔

پہلا معیار جو آریہ مناظر صاحب نے پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ الہامی کتاب کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں خدا کی نندا نہ ہو۔ پہلے تو یہ معیار وید سے پیش کرنا چاہئے تھا۔ اور بتانا چاہئے تھا کہ فلاں وید میں اس معیار کا ذکر ہے۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ اگرچہ یہ معیار صحیح ہے۔ کاش یہ وید پر بھی صادق آتا۔ وید سے تو پرمیشور کی نندا ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً وید پرمیشور کو روحوں پر بیجا حکومت کرنے والا۔ اور بغیر عمل کے کسی کو کچھ نہ دینے والا اور بغیر جرم بتلائے سزا دینے والا۔ اور بغیر روح اور مادہ کے کچھ پیدا کرنے کی طاقت نہ رکھنے والا قرار دیتے ہیں۔ اور پھر روحوں کو اپنے وجود اور تمام گن کرم سبھاؤ۔ یعنی صفات میں پرمیشور کا غیر محتاج بتاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس کے عالم الغیب ہونے پر سخت زد پڑتی ہے۔ کہ اسکو دوسروں سے تحقیق کر واقعات کا علم ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو یجروید ادھیائے ۱۹۔ منتر ۷۷ جس میں پرمیشور کا یہ قول درج ہے کہ میں نے دو راستے سنے ہیں۔

پھر لوگوں سے پوچھتا ہے۔ کہ تم رات کہاں رہے۔ دن کہاں بسر کیا۔ تمھارا کونسا وطن ہے الخ رگوید اشٹک ۸ ، ادھیائے ۸ ورگ ۱۸ منتر ۲۱

دوسرا معیار کہ الہامی کتاب کو اپنی ضرورت آپ پیش کرنی چاہئے۔ یہ معیار بھی درست ہے۔ لیکن وید کے صریح الفاظ سے یہ معیار دکھایا نہیں گیا۔ اور جب تک وید سے دکھایا نہ جائے اس وقت تک کس طرح ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ وید نے اپنی ضرورت آپ بتائی ہے۔ اس لئے وہ الہامی کتاب ہے۔

تیسرا معیار یہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ الہامی کتاب آغاز دنیا میں ہو۔ اس معیار کو بھی وید کے صریح الفاظ سے پیش نہیں کیا گیا۔ بلکہ برخلاف اس کے ہم اس بات کو وید سے ہی ثابت کرتے ہیں۔ کہ وہ ابتدائے دنیا میں پرمیشور نے الہام نہیں کیا۔ پارسی لوگ اپنی کتابوں کے متعلق اتنے پرانے ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں۔ کہ جو ویدوں کے زمانہ سے کئی گنا زیادہ ہے۔

پھر ویدوں سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آغاز دنیا میں نازل نہیں ہوئے۔ چنانچہ رگوید اشٹک ۸ ادھیائے ۸ - ورگ ۴۹ - منتر ۲ میں لکھا ہے کہ

"اے انسانو تم کو دھرم پر ہی عمل کرنا چاہیئے۔ ادھرم اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ جس طرح زمانہ قدیم کے دیو یعنی صاحب علم و معرفت راستی شعار طرفداری اور تعصب سے خالی عالم اور ایشور اور دھرم کے حکم کو جاننے والے تمھارے بزرگ تمام علوم کے ماہر اور لائق۔ فائق گذر چکے ہیں" الخ

اس منتر میں بہت پرانے بزرگوں کی جو قدیم زمانہ میں گذر چکے ہیں۔ پیروی کرنے کا حکم وید میں دیا گیا ہے۔ اگر وید قدیم زمانہ میں ہوتا اور سب سے پہلا گیان ایشور کا یہی ہوتا تو یہ نہ کہا جاتا۔ کہ پہلے بزرگوں کی پیروی کرو۔ علاوہ ازیں اس منتر سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ بغیر وید کے علم کے جاننے کے بھی۔ لائق۔ فائق۔ ماہر علوم انسان بن سکتے ہیں۔

ایک اور منتر ملاحظہ ہو۔ یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۴۲ میں لکھا ہے۔

"جو پتر (بزرگ) اس وقت ہمارے قریب پڑھنے اور پڑھانے کے کام میں مشغول ہیں۔ اور جو پیشتر پڑھ کر عالم ہو چکے ہیں" الخ

اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ویدوں سے پہلے بھی عالم ہو چکے ہیں۔

ایک اور منتر دیکھئے۔ اتھروید ۶-۱۰-۹۷-۳ - میں لکھا ہے: "اے دشمنوں کے مارنے والے اصول جنگ میں ماہر بے خوف بہادر اس پرجاہ و جلال عزیز اور جوانمردو تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو پرمیشور کے حکموں پر چلو۔ اور بدفرجام دشمن کو شکست

دینے کے لئے لڑائی کا سرانجام کرو۔ تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے جو اس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے الخ

اسی قسم کے بہت سے منتر ویدوں میں پائے جاتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وید آد سرشٹی یعنی آغاز دنیا میں نازل نہیں ہوئے۔ بلکہ بعد میں تصنیف کئے گئے ہیں۔

چوتھا معیار مہاشہ صاحب نے یہ پیش کیا ہے کہ الہامی کتاب کسی خاص ملک کی زبان میں نہ ہو۔ اس کے متعلق گذارش ہے کہ کیا سنسکرت کسی خاص ملک کی زبان نہ تھی؟ اور اگر کوئی زبان غیر مستعمل ہو جائے۔ تو کیا وہ الہامی زبان کہی جا سکتی ہے۔ اگر یہ بات ہے۔ تو پھر عبرانی اور یونانی وغیرہ جو زبانیں کہ متروک الاستعمال ہو گئی ہیں ان کو ایشور کی زبانیں کہنا چاہئے۔ کیونکہ اگر ایشور کسی ایسی زبان میں اپنا گیان دیتا ہے جسے کوئی نہیں سمجھتا۔ تو پھر انسانوں کو اس کے سمجھانے کا کیا طریق ہوتا ہے۔ کیا اس کے لئے پرمیشور کوئی ایسی زبان بولتا ہے۔ جو انسان سمجھ سکتے ہیں۔ اگر ایسا کرنا ہے۔ تو پہلی زبان میں گیان دینا بے فائدہ ٹھہرا۔ کیونکہ انسان کی سمجھ میں کوئی بات اسی وقت آسکتی ہے۔ جبکہ اس کو ایسی زبان میں خطاب کیا جائے جسے وہ سمجھتا ہو۔ لیکن اگر الہام کسی ایسی زبان میں ہو۔ جسے مخاطب نہیں سمجھ سکتا۔ تو اس کو کیونکر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ پرمیشور مجھے گیان دے رہا ہے۔ پھر ہم وید منتروں سے ابھی بتلا چکے ہیں۔ کہ ویدوں کے نازل ہونے سے پہلے انسان موجود تھے کوئی نہ کوئی زبان بولتے تھے۔

پانچواں معیار یہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ الہامی کتاب میں کوئی بات سرشٹی نیم کے خلاف نہ ہو۔ یہ معیار مسلم ہے۔ لیکن کیا قانون قدرت کی کوئی فہرست وید نے پیش کی ہے۔ جس کو سامنے رکھ کر دیکھ لیا جائے۔ کہ کون کونسی باتیں اس کے مطابق ہیں۔ اور کون کون سی خلاف اگر نہیں تو قانون قدرت پر احاطہ انسانی عقل کس طرح کر سکتی۔ پس جب کہ وید نے قانون قدرت کے متعلق کوئی فہرست پیش نہیں کی۔ تو پھر اس معیار پر کسی الہامی کتاب کو کس طرح پرکھا جا سکتا ہے۔

چھٹا معیار یہ پیش کیا گیا ہے کہ الہامی کتاب میں قصے کہانیاں نہیں ہونی چاہئیں۔ لیکن یہ معیار نہ عقلاً صحیح ہے۔ نہ نقلاً۔ عقلاً تو اس لئے صحیح نہیں۔ کہ انسان کو سمجھانے کے لئے تمثیلات سب سے بہتر اور آسان طریق ہے۔ چنانچہ کل عقلمند اپنی باتیں اسی طریق سے سمجھاتے ہیں۔ اور نقلاً اس لئے یہ معیار صحیح نہیں۔ کہ وید میں خود قصے پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ یجروید میں ایک زانی خاوند کو اس کی عورت نصیحت کرتی ہے۔ جس کا مفصل قصہ یجروید ادھیائے ۸ منتر ۸ ۴ میں لکھا ہے۔ پھر یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۱۵ ملاحظہ ہو۔

ساتواں معیار یہ بتایا گیا ہے کہ الہامی کتاب وہ ہو سکتی ہے۔ جس میں گھریلو جھگڑے نہ ہوں۔ اس معیار کے متعلق بھی کوئی وید منتر پیش نہیں کیا گیا۔ نہ اس پر کوئی عقلی دلیل دی گئی ہے۔ گھریلو جھگڑے قصے کی ذیل میں تمثیل کا حکم رکھتے ہیں۔ چونکہ الہام سے انسانوں کی اصلاح مقصود ہوتی ہے۔ اور انسانوں کو گھریلو زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے اگر تدبیر منزل۔ اور خانگی معاملات اس کو سکھلائے نہ جائیں تو انسان کہاں سے سیکھے۔ اس لئے وہ الہامی کتاب بالکل ناقص ہو گی۔ جس میں خانگی معاملات کا تذکرہ نہ ہو۔

آٹھواں معیار یہ بتلایا گیا ہے کہ الہامی کتاب میں متضاد باتیں نہ ہوں۔ یہ معیار تو درست ہے لیکن افسوس کہ وید اس پر پورا نہیں اترتا۔ کیونکہ ان کی بہت سی متضاد باتوں سے قطع نظر بھی کر لیا جائے تو بھی اختلاف اور تضاد بہت بڑا ہے۔ کہ کسی وید میں ویدوں کی تعداد تین لکھی ہے اور کسی میں چار

نواں معیار یہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ الہامی کتاب وہ ہوتی ہے۔ جو دنیا کی علت بتلائے۔

اس معیار کے متعلق بھی وید سے کوئی منتر نہیں پیش کیا گیا۔ اور نہ یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ وید نے دنیا کی یہ علت پیش کی ہے۔ اور نہ کوئی عقلی دلیل اس کے متعلق پیش کی گئی ہے۔ کہ الہامی کتاب کا فرض ہے۔ کہ وہ دنیا کی علت بتلائے۔ اس لئے یہ معیار ناقابل التفات ہے۔

دسواں معیار یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ الہامی کتاب میں تاریخ نہ ہو۔ اس کا جواب معیار نمبر ۱ و نمبر ۶ کی ذیل میں دیا گیا ہے۔

آریہ مناظر صاحب نے یہ معیار پیش کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ یہ معیار صرف وید پر ہی چسپاں ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان کا فرض تھا۔ کہ ہر ایک معیار کو وید پر چسپاں کر کے دکھلاتے۔ اور وید ہی سے ہر ایک دعویٰ اور اس کی دلیل پیش کرتے۔ کیونکہ جو شخص مذہب کی طرف سے مدعی ہو کر کھڑا ہے۔ اگر وہ اپنے پاس سے دعاوی اور دلائل پیش کرے۔ تو وہ اپنے ذاتی خیالات کو پیش کرتا ہے۔ نہ کہ مذہبی کتاب کو۔

کیا وید کے بعد الہام کی ضرورت نہیں افسوس کہ مہاشہ صاحب نے اس کا خیال نہیں رکھا یہ کہنا کہ وید کے بعد کسی الہام کی ضرورت نہیں۔ جیسا کہ سورج کے بعد کسی اور سورج کی ضرورت نہیں۔ یہ بات قابل قبول ہوتی۔ اگر وید سورج کی طرح تمام عالم میں پھیلتے۔ اور ان میں تغیر و تبدل کا احتمال نہ ہوتا۔ لیکن وید باوجود اس کے کہ ان کے نازل ہونے کے متعلق لاکھوں برسوں کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ آج تک سارے ہندوستان میں بھی نہیں پھیلائے گئے۔ اور لوگوں کے سامنے جو چیز آئی ہی نہیں۔ اور جو ہمیں کہ لوگوں کے روبرو نکلا ہی نہیں۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ سورج ہے صحیح نہیں۔ چونکہ وید اب تک بھی پبلک میں نہیں آئے۔ کسی ایک

زبان میں بھی آریہ سماج کی طرف سے مکمل و مسلم ترجمہ نہیں شائع کیا گیا۔ تو جو کتاب اس طرح پردہ میں چھپائی گئی ہے۔ خصوصاً ایسے زمانہ میں۔ کہ جس میں مخفی کتب بھی مطبوع ہو کر شائع ہو رہی ہیں اس کتاب کے متعلق یہ دعویٰ کہ یہ سورج ہے بالکل درست نہیں۔

پھر یہ کہنا کہ مصنف اپنی تصنیف کو پورا زور لگا کر لکھتا ہے۔ اس واسطے ایشور نے ابتدائی زمانہ میں ویدوں کو اپنے علم کے مطابق پورا زور لگا کر کامل الہام پیش کیا ہے۔ یہ خیال صحیح نہیں۔ کیونکہ جو مصنف تعلیم کے ذریعہ بنی نوع پر رحم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ان کی سمجھ کے مطابق کتاب لکھتے ہیں۔ نہ یہ کہ وہ اپنا علم بتلانے کے لئے نہایت مشکل الفاظ میں لکھتے ہیں۔ لیکن وہ پرمیشور جو آریہ صاحبان پیش کرتے ہیں۔ وہ تو اپنے الہام کرنے میں اتنی بھی رعایت نہیں رکھتا۔ کہ لوگوں کو ان کی جانی ہوئی زبان میں الہام کرے۔ تاکہ وہ سمجھیں۔

پھر یہ کہنا کہ خدائی قانون میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اگر ایشور لوگوں کے لئے طبیب روحانی ہے تو ضروری ہے۔ کہ جب انسانوں کے حالات میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اور ضرور ہوتی ہے۔ تو پھر یہ بھی لازمی امر ہے۔ کہ روحانی طبیب یعنی پرمیشور کے نسخہ میں بھی انسانوں کے حسب حال تبدیلی ہو۔ یہ کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ کہ مریض کے لئے اس کی ہر حالت میں ایک ہی نسخہ استعمال کیا جائے۔ مرض کا ایک ابتدا ہوتا ہے۔ اور ایک انتہا۔ پھر ایک مرض کے انحطاط کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انسانی تمدن میں بھی تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے اسی کے مطابق خدا کے الہامات میں تغیر ہوتا رہتا ہے۔ جو کوئی نقص نہیں۔ بلکہ ایک بہت بڑی خوبی ہے۔

آریہ مناظر صاحب نے جو دلائل اور معیار پیش کئے تھے۔ ان پر بہا بندی وقت روشنی ڈالی گئی ہے۔ امید ہے حاضرین کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ آریہ مناظر صاحب کے پیش کردہ معیاروں سے بھی جو کہ انھوں نے اپنی طرف سے پیش کئے تھے نہ کہ ویدوں میں سے۔ وید الہامی اور کامل کتاب ثابت نہیں ہو سکتے۔

اس کے بعد ۲۰ منٹ تک پنڈت صاحب موصوف نے حافظ صاحب کے جواب الجواب میں مندرجہ ذیل تقریر کی۔

آریہ مناظر کا جواب الجواب

صاحبان مولوی صاحب نے جو پرچہ پڑھا ہے۔ وہ آپ نے سنا۔ میں اس کے بارے میں جو ریویو کر سکتا ہوں۔ اس کا وقت صرف ۲۰ منٹ ہے۔ پہلی بات جو مولوی صاحب نے اعتراض کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ وید اگنی۔ وایو۔ انگرہ۔ ادت پر اترے ہیں۔ یا برہما پر۔ اس کے متعلق مولوی صاحب نے ایک منو کا شلوک پیش کیا ہے۔ مگر نہ اس کے معنی سمجھے ہیں اور نہ مطلب اس کے لفظی معنی یہ ہیں۔ کہ چار وید برہما نے ان چار رشیوں سے سیکھے۔*

نوٹ آریہ مناظر صاحب کی تقریر میں جہاں جہاں "مولوی صاحب" کا لفظ آئے۔ اس سے مراد جناب حافظ روشن علی صاحب ہیں۔

(نوٹ) آریہ مناظر صاحب نے سامعین کو یہ محض دھوکہ دیا ہے۔ منو کا جو شلوک ہماری طرف سے پیش کیا گیا تھا۔ وہ منو سمرتی ادھیائے ایک شلوک گیارہ کا تھا جو یہ ہے:۔

"جو پرماتما سب کا باعث و پوشیدہ ہمیشہ قائم و فاعل مطلق ہے۔ اس نے جس شخص کو دنیا میں سب سے پہلے چاروں ویدوں کا جاننے والا پیدا کیا۔ اسی کو سب لوگ برہما کہتے ہیں۔"

مگر انھوں نے ادھیائے ۱ شلوک ۲۳ پڑھ کر کہدیا کہ اس کے تو یہ معنی ہیں۔ کہ چار وید برہما نے چار رشیوں سے سیکھے ہیں۔ حالانکہ ہماری طرف سے یہ شلوک ہی نہیں پیش کیا گیا تھا۔

مولوی صاحب نے ایک سوال یہ کیا ہے۔ کہ وید چار ہیں یا تین۔ مولوی صاحب کو یاد رکھنا چاہئے کہ ویدوں میں تری ودیا (تین قسم کے علوم) کا بیان ہے۔ اس لحاظ سے ان کے تین نام ہیں۔ اور یوں وہ چار کتابیں ہیں۔ اس لئے جہاں رگ۔ یجر۔ سام کا ذکر آیا۔ وہاں مراد چار کتابوں سے ہے۔ افسوس لٹریچر ہمارا ہو۔ اور معنی مولوی صاحب کریں۔ میں عربی نہیں جانتا۔ اس لئے مجھے دعویٰ نہیں کہ عربی کے صحیح معنی کر سکتا ہوں۔ آپ جب سنسکرت نہیں جانتے۔ تو ہمارے لٹریچر کے کیوں معنی کرتے ہیں۔

پھر بھائی صاحب کہتے ہیں۔ وید دنیا کے آغاز میں نازل نہیں ہوئے۔ بلکہ سوامی دیانند صاحب نے لکھا ہے کہ انسانوں کی پیدائش سے پانچ سال بعد نازل ہوئے ہیں۔ لیکن یہ بات نہ آدی بھاش بھومکا میں ہے۔ اور نہ ستیارتھ پرکاش میں البتہ اپدیش منجری میں ہے۔ جو کہ سوامی دیانند صاحب کا پونا کا لیکچر ہے۔ مولوی صاحب کو اس کی تعریف معلوم نہیں۔ سوامی جی نے لیکچر دیا تھا مرہٹی زبان میں اس سے ہندی میں ترجمہ ہوا۔ پھر ہندی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا۔ اس لئے وہ ٹھیک نہیں ہے۔

رشی نے اور کئی جگہ اس کے متعلق لکھا ہے اس کو دیکھو۔ جو کچھ میں نے کہا ہے۔ اس کو تو چھوڑا نہیں۔ اور ہی باتوں کو لے بیٹھے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب یاد رکھیں۔ میں دھوکہ نہیں کھا سکتا میں نے ۱۴ برس بحث کی ہے۔

مولوی صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ سناتنی برہمنوں کو بھی وید مانتے ہیں۔ میں کہتا ہوں تمہارے بھائی جو کچھ کہتے ہیں۔ ان کو تم مانتے ہو۔ تم نہیں مانتے۔ اس لئے ہم بھی نہیں مانتے۔

جو معیار کسی کتاب کے الہامی ہونے کے متعلق پیش کئے گئے تھے کتنے ہی ویدوں میں نہیں پائے جاتے۔ پہلا معیار یہ تھا کہ ایشوری گیان وہ کتاب ہوتی ہے۔ جس میں ایشور کی نندا نہ ہو۔

کہتے ہیں وید میں نند ہے۔ کیونکہ وید ایشور کو روح اور مادہ کے بغیر بے اختیار۔ اور کچھ پیدا نہ کر سکنے والا قرار دیتا ہے۔ اگر یہ بات ہے تو میں کہتا ہوں

. . . .

. . . .

. . . . تمہارا پرمیشور تو روح اور مادہ سے پیدا کرتا ہے۔ مگر تمہارا خدا بغیر روح اور مادہ کے گھوڑا دوڑاتا ہے۔

بات یہ ہے کہ مولوی صاحب نندا کے معنی نہیں جانتے۔ نندا کے معنی ہیں صفتوں میں نقص بنانا۔ مثلاً ایک دھرماتما ہو۔ اسکو پاپی کہنا اس کی نندا ہے۔

دوسرا اعتراض مولوی صاحب نے یہ کیا ہے کہ وید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایشور دوسروں سے پوچھ کر کسی بات کا علم حاصل کرتا ہے۔ حالانکہ وید کی یہ بات ایسی اچھی ہے۔ کہ مولوی صاحب کو سیکھنی چاہیئے۔ دیکھئے آپ لوگ جب شادی کرنے جاتے ہیں۔ تو کیا باتیں ہوتی ہیں۔ یہی باتیں پوچھنی چاہئیں۔ کہ آپ کہاں رہے۔ کیا کماتے ہو۔ کیا کھاتے ہو۔ تمہارا کونسا وطن ہے۔ یہی باتیں اس منتر میں لکھی ہیں۔

اتہاس (تاریخ) کے معنی یورپ۔ روم وغیرہ کے حالات ہیں۔ میں نے یہ معیار کیوں قائم کیا۔ اس لئے کہ جس کتاب میں اتہاس لکھا جائے وہ اس سے پہلے کا ہوتا ہے۔ لیکن الہامی کتاب کی ضرورت آدسرشٹی (ابتدائے آفرینش) میں ہے میں پوچھتا ہوں قرآن کو تیرہ چودہ سو سال ہوئے ان سے پہلے کیا تھا۔ کونسی الہامی کتاب پر لوگ چلتے تھے۔ آدم کس پر چلے۔

کہتے ہیں وید میں لکھا ہے۔ جس طرح پہلے پرمیشور کے حکموں پر چلے تم بھی چلو۔ اور جس طرح وہ لڑے ہیں۔ تم بھی لڑو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وید میں پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ اور ان کے تاریخی حالات بیان کئے گئے ہیں۔ مولوی صاحب نے کبھی یدھ (جنگ) کے معنی سمجھے ہوتے۔ تو یہ اعتراض نہ کرتے۔ وید یدھ کا علم دیتا ہے۔ کہ اس طرح لڑو مگر آپ اسے اعتراض سمجھتے ہیں۔

اب بڑی بات یہ ہے۔ کہ کیا وید کی بانی کسی ملک کی ہے۔ اگر ہے۔ تو بتاؤ کس ملک کی ہے کسی ملک کی نہیں ہے۔ اعتراض تو تب ہوتا کہ بتلاتے کس ملک کی ہے۔

پھر کہتے ہیں ایسی بانی میں کس طرح الہام ہو سکتا ہے۔ جو کسی ملک کی نہ ہو۔ میرا مطلب اس سے یہ تھا کہ اگر عرب کی زبان میں الہام ہوگا تو عربوں کے سوا دوسرے ملکوں کو اس کے سمجھنے میں دکھ ہوگا۔ اس لئے ایسی زبانوں میں الہام ہونا چاہئے جو کسی ملک کی نہ ہو۔

میں نے کہا تھا الہامی کتاب وہ ہوتی ہے جس میں قصے کہانی نہ ہوں کہتے ہیں کیوں نہ ہوں۔ خرابی کیا ہے۔ میں کہتا ہوں خرابی ہو یا نہ ہو ماننا پڑے گا کہ اس قصے کے بعد الہام ہوا اور جب بعد میں ہوا۔ تو اس کا فائدہ کیا۔

پھر میں نے کہا تھا الہامی کتاب وہ ہوتی ہے جس میں گھریلو جھگڑے نہ ہوں کہتے ہیں ایسی باتوں کی ضرورت ہے۔ میں پوچھتا ہوں کیا ہم دنیا میں جھگڑے کرنے کے لئے آتے ہیں۔ کہ ایسی باتوں کی ضرورت ہے۔ گھریلو جھگڑوں سے میری مراد یہ ہے۔ کہ کسی کو عورت کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے یہ نہیں کہ ایشور گیان بھیجے۔ کہ وہ عورت رکھ لو۔ ممکن ہے۔ میں عورتیں زیادہ چاہتا ہوں۔ اس لئے کیوں کہ گیان آگیا۔ یہ نہیں ہونا چاہئے

کہتے ہیں۔ اگر وید ساری دنیا کے لئے ہے تو ساری دنیا میں پھیلا کیوں نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ساری دنیا اس کے اصولوں کو مانتی ہے۔ پھر تم کب ساری دنیا میں قرآن پھیلا سکے ہو۔ یہ ہم لوگوں کا قصور ہے کہ پرمیشوری گیان کو نہیں پھیلاتے اپنے اور کاموں میں دھن خرچ کرتے ہیں لیکن اس کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ اگر ہم لنگوٹی بند ہو کر اس کے پھیلانے کی کوشش کریں۔ تو کر سکتے ہیں۔

پھر کہتے ہیں سورج سب دنیا کے لئے ہے اس لئے اسے سب دیکھتے ہیں۔ وید اگر ساری دنیا کے لئے ہوتے تو ساری دنیا ان سے فائدہ اٹھاتی میں کہتا ہوں۔ اس سورج کو اُلّو نہیں دیکھتے تو کیا وہ چڑھتا نہیں۔ چڑھتا ہے۔ پھر قصور کس کا ہے۔ اب اگر دنیا وید کو نہ دیکھے تو وید کا کیا گناہ ہے۔

پنڈت صاحب نے اپنی تقریر ختم کی تو حافظ صاحب کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

حافظ صاحب کی تقریر

حضرات آپ لوگوں نے جناب پنڈت صاحب کی تقریر سن لی ہے۔ جو تقریر کہ میں نے ان کے معیاروں کی تردید میں کی تھی۔ اس کے جواب میں جو کچھ انھوں نے کہا ہے۔ وہ آپ نے سُن لیا ہے۔ ایک بات جو میں نے پیش کی۔ وہ یہ تھی۔ کہ آریہ صاحبان کے عقیدہ کے مطابق جن چار رشیوں۔ اگنی۔ وایو۔ انگرہ ادت پر وید نازل ہوئے تھے۔ ان کی عملی حالت کیا تھی اور وید کے نازل ہونے سے پہلے انھوں نے کیا عمل کئے۔ کہ جن کے باعث ان پر وید نازل ہوئے۔ اگر وہ مقدس اور نیک تھے۔ تو معلوم ہوا کہ وید کے نازل ہونے سے پہلے بھی نیک اور پاک انسان ہو سکتے تھے اور اگر ان کی زندگیاں پوتر تھیں۔ تو پھر انھیں چاروں کو کیوں وید دئے گئے۔ یہ ترجیح بلا مرجح کیوں۔

پھر میں نے دریافت کیا تھا کہ ان رشیوں نے ویدوں کے ملنے کے بعد کیا ترقی کی۔ الہامی کتاب تو روحانیت اور اخلاق کی اصلاح اور ترقی کے لئے آتی ہے۔ انھوں نے کیا ترقی کی۔

پھر ہم تو یہ مانتے ہیں کہ ابتدائے آفرینش میں بھی الہام کی ضرورت تھی۔ اور یہ نہیں مانتے کہ قرآن کریم سے پہلے دنیا ایشوری گیان سے خالی تھی۔ چنانچہ قرآن کریم نے خود بایں الفاظ اس بات کا اعلان کیا ہے۔ ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر (۳۳ء۵)

کہ ہم نے ہر ایک قوم میں نبی مبعوث کیا ہے۔ تو قرآن کریم وید کی طرح یہ نہیں کہتا کہ سوائے آریہ ورت اور سوائے چار رشیوں کے ایشور نے تمام دنیا اور سارے جہان کو الہام کے بغیر ہی چھوڑ دیا۔ بلکہ کہتا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں کوئی نہ کوئی نبی نہ بھیجا گیا ہو۔ اس لئے ہم مانتے ہیں۔ کہ آریہ ورت میں بھی نبی آئے۔ پس پرمیشور نے جس طرح چاند سورج۔ ہوا پانی وغیرہ ساری دنیا کو دیا ہے نہ کہ کسی خاص ملک اور خاص قوم کو اسی طرح اس نے اپنا کلام بھی تمام قوموں میں بھیجا ہے۔ مگر کہا جاتا ہے۔ کہ وید صرف چار رشیوں کو ہندوستان میں دیئے گئے۔ اور باقی ساری دنیا کو ہمیشہ کے لئے یونہی چھوڑ دیا گیا۔

کہا گیا ہے کہ اگر ہم ویدوں کے دنیا میں پھیلانے میں سستی کرتے ہیں۔ تو اس میں ویدوں کا کیا قصور ہے۔ ان کی صداقت پر کوئی دھبہ نہیں آتا۔ ہم کہتے ہیں اور سے میاں اگر ایشور نے تمام دنیا کے لئے ہمیشہ کے واسطے ویدوں کو ہی نازل کیا ہوتا۔ تو پھر وہ انھیں تمہارے ایسے سستوں کے سپرد نہ کرتا۔ دیکھو ایک چاند اور سورج کو چونکہ اس نے تمام دنیا کے لئے بنایا ہے۔ اس لئے انھیں تمہارے سپرد نہیں کیا۔ کیونکہ اگر ایشور یہ قرار دیتا۔ کہ سورج کی لالٹین میں آریہ صاحبان تیل ڈالیں اور وہ دنیا کو روشن کرے تو آپ لوگ دنیا کو اندھیرے سے ہی مار ڈالتے پھر اس نے وید آپ ایسے لوگوں کے سپرد کیوں کیا ہے۔

میں نے دریافت کیا تھا۔ کہ وید چار ہیں یا تین اس کے متعلق وید سے ہی بتائیں۔ تاکہ پہلے ویدوں کی تعداد کی تو تعین ہو جائے۔ کیونکہ جس چیز کی ذات میں ہی اختلاف ہو۔ اس کے متعلق اور کیا بحث ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے متعلق وید کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔

پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ نندا یہ ہوتی ہے کہ کسی مہاتما کو پاپی کہا جائے۔ میں کہتا ہوں۔ یہ کہنے کے بغیر بھی نندا ہوتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جب کسی کے لیے گن اور صفات بیان کئے جائیں جن کی وجہ سے اس کا کمال نہ ظاہر ہو بلکہ نقص معلوم ہو تو یہ بھی اس کی نندا ہے۔ مثلاً ایشور مہاراج کا انسانوں سے یہ پوچھنا۔ کہ تم رات کہاں رہے ہو۔ دن کہاں بسر کیا ہے۔ یہ اس کے علم کے ناقص ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ جو کہ اس کی نندا ہے۔ اس کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ جب برات آئے تو اس وقت براتیوں سے پوچھنے کے لئے۔ یہ باتیں ایشور نے بتائی ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ اول تو ستیارتھ پرکاش میں جہاں وید کا یہ منتر درج ہے وہاں اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ دوسرے دنیا میں یہ تو کوئی قاعدہ نہیں ہے کہ جب برات گھر آ جائے تو اس وقت براتیوں سے پوچھا جائے تم کون ہو۔ تمہارا کونسا وطن ہے۔ تم رات کہاں رہے۔ اور دن کہاں بسر کیا۔ برات تو آتی ہی تب ہے جبکہ ان کے متعلق یہ معلوم ہو چکتا ہے۔ کہ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ اور کون ہیں۔

پھر ہم نے کہا تھا کہ وید سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشور کو دوسروں سے سن کر واقعات کا علم ہوتا ہے پھر جب اس نے روحوں کو پیدا نہیں کیا۔ تو بلاوجہ ان پر حکومت کیوں کرتا ہے۔ کیا یہ اس کی زبردستی اور دھینگا دھانگی نہیں ہے۔ اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

پھر میں نے بتایا تھا کہ دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ وید ابتدائے دنیا میں نازل ہوئے تھے۔ لیکن ان میں لکھا ہے۔ کہ تم کو دھرم پر اسی طرح عمل کرنا چاہئے جس طرح تم سے پہلے تمہارے بزرگ کر گذرے ہیں۔ یا تم اسی طرح اپنے دشمنوں کو قتل کرو جس طرح تم سے پہلے کرتے آئے ہیں۔ اب بتلائیے اگر وید ابتدائے آفرنیش میں نازل ہوا تھا۔ اور اس سے پہلے کوئی مخلوق نہ تھی۔ تو پھر یہ کس کی نظیریں بیان کی گئی ہیں۔ پس ایسے منتروں سے وید کا قدیم ہونا باطل ہو گیا۔

پھر میں نے یہ سوال کیا تھا۔ کہ جن پر وید نازل ہوئے تھے۔ ان کے حالات بتلا دیتا کہ معلوم ہو سکے کہ ان کی بتائی ہوئی باتیں قابل اعتبار بھی ہیں۔ یا نہیں اس کا بھی کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

آپ پیش بجری کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ وہ پنڈت دیانند صاحب کے لیکچروں کا مجموعہ ہیں۔ اور ان کا ترجمہ کرنے میں غلطی کی گئی ہے۔ اس کے متعلق پنڈت صاحب کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ ترجمہ ہم نے نہیں کیا بلکہ آپ کے ایک مسلمہ لیڈر مہاتما منشی رام صاحب سابق گورنر گوروکل کا نگڑی کا کیا ہوا ہے۔ اگر وہ نہیں سمجھے۔ تو ہم کیا کریں۔ ہم نے تو انھیں کا ترجمہ پیش کیا ہے۔ وہ ابھی زندہ ہیں۔ ان سے جا کر پوچھئے

آریہ مناظر کی تقریر

اس کے بعد آریہ مناظر پھر کھڑا ہوا۔ اور کہا جاموں دو جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ مولوی صاحب نے میرے سوالوں پر کچھ خیال نہیں کیا۔ آپ مجھ پر ہی مہربانی کرتے۔ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ وید جن رشیوں پر نازل ہوئے۔ ان کے حالات اور چال چلن بتایئے۔ میں کہتا ہوں کہ حالات اور چال چلن کا معلوم کرنا رشتہ کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ الہام کے لئے ضرورت نہیں ہے کہ یہ معلوم کیا جائے۔ کہ ان کا چال چلن کیسا تھا۔ اور اگر ضرورت ہے تو پھر تم ثابت کرو کہ وہ ناپاک تھے ہمارے منتر بتلاتے ہیں کہ ان کے چال چلن صاف تھے۔

کہتے ہیں۔ آدھ سرشٹی میں جب سب لوگ پاک صاف تھے۔ تو پھر صرف چار انسانوں پر کیوں وید نازل ہوئے۔ دوسروں کو کیوں نہ دیئے گئے میں کہتا ہوں جو چیز زیادہ صاف ہوتی ہے۔ اس پر عکس بہت اچھا پڑتا ہے۔ مثلاً آتشی شیشہ کو سورج کے سامنے رکھ کر دیکھو تو دوسرے شیشہ کی نسبت اس پر زیادہ عکس پڑے گا۔ اور آگ جل اٹھیگی۔ تو آدھ سرشٹی میں چونکہ وہ رشی بہت پاک صاف تھے۔ اس لئے ان پر عکس پڑا۔ اور یہی ان کے صاف ہونے کی دلیل ہے۔ اس لئے انھیں پر وید اترنے چاہئیں تھے۔ دوسروں پر نہیں آپ کہتے ہیں اگر ان کی زندگی ویدوں سے پہلے

بھی اترتی تھی۔ تو پھر ان پر وید اترنے کی ضرورت نہ تھی میں کہتا ہوں۔ آپ مانتے ہیں کہ محمد صاحب الہام سے پہلے نیک تھے۔ ان کو الہام کیوں ہوا۔ آپ کو سمجھنا چاہئے۔ کہ جن پر الہام اترتا ہے۔ ان کے لئے نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسروں کے لئے ہوتا ہے۔

آپ کہتے ہیں پہلے ہر قوم میں نبی آئے۔ لیکن پہلے مسلمان اس بات کو نہیں مانتے۔ میں پوچھتا ہوں اگر آپ کے نزدیک قرآن سے پہلے بھی الہام اترتا تھا۔ تو پھر قرآن کے ہونے کی کیا ضرورت تھی۔ اور آپ جب مانتے ہیں کہ ساری دنیا میں نبی آئے۔ تو ہندوستان میں بھی آئے ہونگے۔ پس ان کو آپ نے مان لیا۔ اور ان پر جو وید نازل ہوئے ان کو ایشور کا کلام تسلیم کر لیا۔

آپ کہتے ہیں کہ ایشور نے ہندوستان کے سوا باقی دنیا کو ویدوں سے کیوں محروم رکھا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس وقت باقی دنیا بسی نہ تھی اور ویران پڑی تھی۔ باقی رہا یہ کہ اب ہم ویدوں کو ساری دنیا میں کیوں نہیں پھیلاتے۔ اس کے متعلق ہم کو حکم دیا گیا کہ کہ پھیلاؤ۔ لیکن اگر ہم نہیں پھیلاتے تو سست الوجود ہونیکا ہم پر الزام لگاؤ۔ ویدوں پر کیوں اعتراض کرتے ہو

آپ پھر پوچھتے ہیں کہ وید تین ہیں یا چار ہیں نے بتایا ہے چار ویدوں میں ۳ تین قسم کے علوم ہیں (۱) گیان (۲) کرم (۳) اپاسنا۔ اور اتھرو وید میں چاروں ویدوں کے نام ہیں۔ اس کے جواب میں حافظ صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا۔

حافظ صاحب کی تقریر

پنڈت صاحب نے کہا ہے۔ کہ جب تم نے یہ مان لیا کہ ساری دنیا میں نبی آئے تو تم نے تسلیم کر لیا کہ وید بھی ایشور کا گیان ہیں۔ میں کہتا ہوں ہم نے کب ویدوں کو ایشوری گیان تسلیم کیا ہے۔ ہم نے تو کہا ہے کہ قرآن اعلان کرتا ہے کہ خدا نے ہر جگہ پیغمبر بھیجے ہیں اور انہیں گیان دیا پر یہ نہیں کہا کہ وہ وید جو آپ لوگوں کے پاس ہیں وہ خدا کا کلام ہیں۔ ہم نے تو ویدوں میں پہلے لوگوں کے قصے وغیرہ دکھا کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ آدسرشٹی میں نازل نہیں ہوئے۔ پھر چونکہ ان میں ایشور کی نندا ہے۔ اس کی صفات ناقص ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ خدا کا کلام نہیں ہیں۔

پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ جن رشیوں پر وید نازل ہوئے ان کے حالات کیوں پوچھتے ہو حالات تو رشتہ کرنے کے لئے پوچھے جاتے ہیں میں کہتا ہوں کیا جن کی بتائی ہوئی باتوں پر انسانوں کے نیک اور بد اچھے اور برے۔ پاک اور ناپاک ہونیکا مدار ہے۔ ان کے حالات تو دریافت نہ کریں اور جن سے اس چند روزہ زندگی میں تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہو ان کے حالات دریافت کریں یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہا گیا ہے۔ کہ جب وید نازل ہوئے۔ تو اس وقت چونکہ ساری دنیا آباد نہ تھی اس لئے ہندوستان میں نازل ہوئے۔ اس کے متعلق میں پوچھتا ہوں بتاؤ ہندوستان میں وہ کونسی جگہ اور کونسا مقام ویدوں کے نازل ہونے سے پہلے آباد تھا۔ جہاں وہ اترے۔

کہتے ہیں آدسرشٹی میں چونکہ لوگوں کے ہردے صاف تھے اس لئے انہوں نے وید کا عکس لے لیا میں کہتا ہوں اس وقت تو سب کے سب مکتی خانہ سے واپس آئے تھے۔ اس لئے سبھی کے ہردے صاف تھے۔ پھر ان میں سے صرف چار کو ہی کیوں سرخاب کا پر لگ گیا۔ کہ ان کے ہردہ پر وید کا عکس آ گیا۔ اور باقیوں کے نہ آیا۔

کہتے ہیں چونکہ چار رشیوں کو وید دیئے گئے اس لئے معلوم ہوا کہ ان کا چال چلن پاک صاف تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ویدوں کے ملنے سے پہلے بھی وہ اچھے کرم کرتے تھے۔ اور اسی وجہ کر ان کو وید دئے گئے۔ پس اگر ان کو کرموں کی وجہ کر وید مل گئے تھے۔ تو پھر اب کسی کو کیوں نہیں مل سکتے میں نے پوچھا تھا وید تین ہیں یا چار۔ اس کے متعلق اتھرو کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ کہ اس میں لکھا ہے کہ چار ہیں۔ حالانکہ جھگڑا ہی اسی کے متعلق ہے کہ وہ وید ہے۔ یا نہیں۔ پھر کہتے ہیں ویدوں میں تین مضمون ہیں۔ نہ کہ ان کی تعداد تین ہے۔ لیکن سوامی* دیانند صاحب لکھتے ہیں کہ ویدوں میں چار مضمون ہیں۔ اب کس کی بات درست اور کس کی غلط مانیں۔

آریہ مناظر کی تقریر

مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اتھرو کا ہی جھگڑا ہے اور اسی سے حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں آپ نے کونسی دلیل دی ہے۔ کہ یہ وید نہیں ہے مولوی صاحب نے پہلے مانا تھا۔ کہ وید ایشور کا گیان ہیں۔ اور اب نٹ گئے ہیں۔ مگر مکرنا بھی نہیں آتا۔ ہم کہتے ہیں۔ جب آپ کے نزدیک ساری دنیا میں پیغمبر آئے۔ تو پھر ہمارا پیغمبر کیوں نہیں آیا۔ ہمارے آئے جن کے نام۔ اگنی۔ وایو۔ انگرہ۔ ادت ہیں۔

مولوی صاحب کہتے ہیں۔ کہ وید میں لکھا ہے کہ ایشور نے دو راستے بتائے۔ اس سے اس کے علم کا ناقص ہونا ثابت ہوتا ہے۔ افسوس مولوی صاحب وید نہیں جانتے۔ اس لئے یہ اعتراض کرتے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ دو راستے ہیں ایک نیکوں کا دوسرا بدوں کا۔

مولوی صاحب رشیوں کے چال چلن کے معلوم کرنے کے بڑے شوقین ہیں۔ اور بار بار پوچھتے ہیں میں کہتا ہوں اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اگر ان کے برخلاف کوئی بری بات معلوم ہو تو ضرورت ہو سکتی ہے لیکن جب یہ نہیں تو معلوم ہوا کہ وہ نیک تھے۔

حافظ صاحب کی تقریر

جس قدر رشیوں کے حالات پوچھنے کا شوق ہے۔ جناب پنڈت صاحب اسی قدر ان کے بتانے میں بخل سے کام لے رہے ہیں۔ اور بار بار کہتے ہیں

---

* پنڈت دیانند صاحب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ص ۲۵ پر لکھتے ہیں۔
"وید میں چار مضمون ہیں۔ وگیان کانڈ (معرفت) کرم کانڈ (عمل) اپاسنا کانڈ (عبادت) اور گیان کانڈ (علم)"

کہ اس کی ضرورت کیا ہے۔ حالانکہ میں بتا چکا ہوں کہ ضرورت یہ ہے کہ وید کے ایشور کا کلام ہونے کا اعتبار انہی لوگوں پر ہے۔ اگر وہ اچھے اور نیک ہونگے۔ تو ان کی بات قابل اعتبار ہوگی۔ اور اگر اس کے خلاف ہونگے۔ تو ناقابل اعتبار۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کے حالات ہمیں معلوم ہوں۔

پھر میں نے پوچھا تھا۔ وید کہاں نازل ہوئے اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

میں نے بتایا تھا وید ایسے ایشور کو پیش کرتا ہے۔ جو عالم الغیب نہیں ہے اور دوسروں سے باتیں دریافت کرتا ہے۔ پنڈت صاحب کہتے ہیں۔ ایشور انسانوں کو تعلیم دیتا ہے۔ کہ تم ایسا کرو میں پوچھتا ہوں ان منتروں میں یہ کہاں لکھا ہے کہ ایشور کہتا ہے اے انسانو! میں تمہیں ہدایت دیتا ہوں کہ اس طرح کرو۔ (وہی منتر جن میں ایشور کے پوچھنے وغیرہ کا ذکر ہے۔ پڑھ کر سنائے گئے)

پھر میں نے وید کے ایسے حوالے پیش کئے تھے۔ جن سے وہ قدیم ثابت نہیں ہو سکتے۔ ان کا بھی کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

آریہ مناظر صاحب کی تقریر

مولوی صاحب نے اب پھر پوچھا ہے۔ کہ جن پر وید نازل ہوئے۔ ان کا اعمالنامہ بتلاؤ۔ میں کہتا ہوں۔ ان پر ویدوں کا اترنا ہی ان کے نیک ہونے کا ثبوت ہے۔

پوچھتے ہیں وید کہاں اترے۔ میں کہتا ہوں جہاں دنیا اتپن ہوئی وہاں وید اترے۔

وید کے جو حوالے پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ اس طرح سوال کرو اس طرح لڑو۔ یہ اس طرح ہے جس طرح ایک سوامی اپدیش دیتا ہے۔ پھر ویدوں میں پہلی سرشٹی کے لوگوں کے نمونہ سے فائدہ اٹھانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

ایسی باتوں سے ویدوں کا کیا بگڑتا ہے۔ بات تو تب ہے۔ کہ مولوی صاحب یہ بتلائیں۔ کہ ویدوں میں کونسی کمی ہے۔ کونسا نقص ہے۔ کونسی بات رہگئی ہے۔ میں ثابت کر سکتا ہوں۔ کہ جو کچھ قرآن میں ہے۔ وہ سب کچھ ویدوں میں ہے۔

حافظ صاحب کی تقریر

میں نے جو یہ پوچھا تھا کہ جن پر وید نازل ہوئے وہ کیسے تھے۔ اس کا پنڈت صاحب نے بار بار جو جواب دیا ہے۔ وہ قابل داد ہے۔ فرماتے ہیں۔ چونکہ ان پر وید نازل ہوئے۔ اس لئے وہ پاک تھے۔ میں کہتا ہوں ویدکی سچائی تو ان کے پاک ہونے پر منحصر ہے۔ پھر ویدوں کے نازل ہونے سے ان کی پاکی کس طرح ثابت ہو سکتی ہے۔

ویدوں کے قصے کہانیوں کے متعلق کہتے ہیں کہ پہلی سرشٹی کے لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ ان کا نمونہ اختیار کرو۔ اگر یہی بات مان لی جائے۔ تو بھی ویدوں کی قدامت ثابت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آریہ صاحبان مانتے ہیں۔ کہ ہر ایک سرشٹی میں وید ویسے کے ویسے ہی نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سرشٹی کے بدلنے کی وجہ سے کوئی فرق نہیں آتا۔ پس جب یہ بات ہے تو پھر ماننا پڑیگا کہ کوئی نہ کوئی وقت ایسا تھا۔ جبکہ لوگ موجود تھے اور وید نہ تھے۔ اور انہیں پہلے لوگوں کے حالات وید میں بیان کئے گئے ہیں۔

پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ یہ بتلایا جائے کہ ویدوں میں کیا کمی ہے۔ اس کے متعلق اول تو یہ گذارش ہے کہ جب وید سینکڑوں پردوں میں بند ہیں اور ہم نے کیا بیشمار آریوں نے بھی ان کی شکل تک نہیں دیکھی۔ تو یہ کیسے معلوم ہو کہ ان میں کیا ہے۔ اور کیا نہیں ہے۔ تاہم میں پوچھتا ہوں بتلا دیجئے۔ ان میں کہاں لکھا ہے کہ فلاں فلاں عورت سے شادی کرو۔ اور فلاں سے نہ کرو۔

آریہ مناظر کی تقریر

مولوی صاحب ویدوں میں کمی بتلانے کھڑے ہوئے ہیں۔ مگر کہتے ہیں چونکہ وید ہرگز نہیں دیکھا اس لئے کمی کیا بتلائیں۔ میں کہتا ہوں۔ اگر ململ لاہور ہی میں ہو اور باہر نہ جائے۔ تو ململ کا نقص ہوگا۔ یا ان کے پاس ادھر ہوگی ان کا۔ کوئی عقلمند انسان ململ کا نقص نہیں بتلائیگا۔ مولوی صاحب یاد رکھیں میں آریہ سماج کا ہیڈ اپدیشک ہوں۔ اور ۳۰ سال سے مباحثے کر رہا ہوں اگر وہ ویدوں کو ناقص ثابت کردیں تو میں آج ان کے ہاتھ پر مسلمان ہونے کے لئے تیار رہونگا۔ مگر ویدوں کو کوئی ناقص نہیں ثابت کرسکتا۔

مولوی صاحب نے ان رشیوں کی سوانح عمری دریافت کی ہے جن پر وید نازل ہوئے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ان کی سوانح عمریاں گم ہوگئی ہوں اور ہمارے پاس نہ ہوں تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ نیک نہ تھے۔ ہرگز نہیں وہ نیک تھے اسی لئے ان پر وید نازل ہوئے۔

آپ صاحبان نے خوب اچھی طرح سن لیا کہ میں نے ویدوں کے کامل الہامی ہونے کے متعلق جو دلیلیں پیش کی ہیں۔ مولوی صاحب ان کا کوئی جواب نہیں دے سکے۔ اس لئے آپ لوگوں کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ وید ایشور کا کلام ہیں۔ میں پھر مولوی صاحب کو کہتا ہوں۔ کہ اگر وہ ویدوں کے متعلق ثابت کردیں کہ وہ ایشور کا کلام

. . . .

. . . . نہیں ہیں

تو میں اسی وقت ان کے سامنے مسلمان ہوجاؤنگا۔ اور ویدوں کو بالکل چھوڑ دونگا۔

چونکہ آریہ مناظر صاحب کی یہ آخری تقریر تھی اس لئے اس کے بعد جناب حافظ صاحب کی تقریر نہ ہوئی اور اسی پر اس دن کا مباحثہ ختم ہوا۔

نوٹ۔ طرفین کی آخری تقریریں بہت مختصر طور پر قلمبند کیگئی ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں بار بار وہی باتیں زیر بحث ہیں جو پہلی تقریروں میں آچکی تھیں۔ اس لئے لکھی نہ گئیں۔ اس گفتگو کو پڑھکر آپ سمجھ گئے ہونگے۔ کہ آریہ سماج کا ہیڈ اپدیشک ویدوں کو ثابت کرنے میں کیسا ناکام رہا۔ جس پر آریہ مذہب کی بنیاد ہے۔ یاد رہے یہی مناظر صاحب تھے جنہوں نے مباحثہ شروع ہونے کے وقت اپنا پرچہ پڑھنے کے بجائے زبانی تقریر کرنے پر اس لئے اصرار کیا تھا کہ میں اردو میں معذور آدمی ہوں حالانکہ آپ بغیر

ہنگامۂ یورپ

پیرس کے قریب پہنچنے کی کوشش مسترد

لندن ۱۴۔جون۔ رائٹر کا وقائع نگار متعینہ فرانسیسی جنگی مستقر کل شب کو تار دیتے ہوئے رقمطراز ہے۔ کہ آج کی نقل و حرکت میں غنیم نے کورسیلاڈیس پر ایک حملہ کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مانٹ دیدیر اور ساورز کے مابین بقیہ محاذ پر غنیم نے اپنی پامالی کی ہے۔ ۱۲کو غنیم پیرس کے قریب ایک ایسی زمین حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا جہاں سے وہ معمولی طریق سے اس شہر پر گولہ باری کر سکے۔ لیکن اس کی یہ کوشش مسترد کر دی گئی۔

سرگرم مقابلے

لندن ۱۵۔جون ایک فرانسیسی کمیونیک مظہر ہے کہ آج پیدل سپاہ کا کوئی مقابلہ نہیں ہوا۔ صحرا جنگارڈ اور ایسنے کے جنوب اور دیلرس کاٹریٹ اور شاتو تھیری کے مابین کے علاقہ میں گولہ باری کے سرگرم مقابلے ہوتے رہے۔ ۱۱کو غنیم سے جو مال غنیمت حاصل ہوا ہے۔ اس میں حسب ذیل اضافہ کر لینا چاہئے۔ ۵۔ توپیں جس میں بھاری توپیں ہیں۔ اور ۵۰ کلدار توپیں ۱۳۔جون کو ہماری آسمانی پرواز نے غنیم کے ۵ ہوائی جہاز اور ۲ غبارے مار کر گرا دیئے۔ غنیم کے ۲۷ بیکار کر دیئے گئے۔ غنیم کے حلقوں میں ۱۹ ٹن کے بم گرائے گئے جن سے سخت نقصان ہوا۔

جنگی حالت پر تبصرہ

لندن۔ ۱۴۔جون ایک قابل وثوق ذریعہ سے جنگی حالت پر جو تبصرہ موصول ہوا ہے اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ جو حملہ ۹۔جون کو شروع ہوا وہ یقیناً اپنے مقصد میں کامیاب نہیں رہا۔ لیکن غنیم نے ابھی تک اپنی قوت کا مظاہرہ نہیں کیا ہے۔ شاہزادہ روپریخت کی فوج آج محفوظ استعمال میں آگئی ہیں۔ غالباً انہیں پھر سے پورا کر دیا گیا۔

حملہ آوری سے جرمنوں کے نقصانات

لندن ۱۴ جون۔ فرانسیسی ماہرین متفق ہیں۔ کہ جرمن اب محسوس کر رہے ہیں کہ وہ اس نقصان پہنچانے والی حملہ آوری کو جاری نہیں رکھ سکتے۔ اور نہ اسی کے ساتھ برطانوی محاذ پر حملہ کر سکتے ہیں جس کی انہیں بہت جلد امید تھی۔

تازہ حملہ ختم ہو گیا

لندن ۱۵ جون۔ پیرس کے ایک نیم سرکاری تار میں مرقوم ہے۔ کہ اب تازہ معرکہ کو ختم سمجھنا چاہئے۔ اس میں یہ بھی مرقوم ہے کہ بتدریج دشمن کا حملہ چھوٹے محاذ پر ہوتا جاتا ہے۔ اور بمقابلہ پچھلے حملوں کے بعد کے حملوں میں پسپائی کم ہوتی ہے۔ معرکہ چند روز جاری رہتا ہے۔ مزاحمت شدید ہوتی جاتی ہے۔ اور اسی نسبت سے جرمنوں کے نقصانات زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت جلد دشمن کسی دوسرے مقام پر حملہ کرے گا۔ کیونکہ وہ روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اور امریکہ والوں کی شرکت سے ہماری طاقت بڑھتی جاتی ہے۔

فرانسیسیوں کی ترقی

لندن۔ ۱۶۔جون۔ شب گذشتہ کا فرانسیسی کمیونیک مظہر ہے۔ کہ آئن کے جنوب میں ہم نے مقامی لڑائیوں میں غنیم کو سوائے اور وائیری سے نکال کر اپنا قبضہ کر لیا مانٹ گوبرٹ کے مشرق میں بھی ہم نے زمین حاصل کی۔ اور ۱۳۰ قیدی اور ۱۰ کلدار توپیں ہمارے ہاتھ آئیں۔

دشمن کی قوت ہنوز برقرار ہے

لندن ۱۵۔ جون۔ چونکہ اب دشمن کا حملہ موقوف ہو گیا ہے۔ تو شامپین کے پورے محاذ پر مانٹ دیدیر سے لیکر شاتو تھیری تک پورا خط جنگ دوبارہ قائم کر لیا گیا ہے۔ پیرس میں ظاہری حالت کے متعلق زیادہ اطمینان کا اظہار کیا جاتا ہے۔ لیکن لندن میں فکر و تشویش ہے۔ کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہنوز بہت خطرہ باقی ہے کیونکہ جرمنوں میں کسی کمزوری کے آثار نہیں پائے جاتے۔ ان کی کوششیں باوجودیکہ اپنے حصول مقصد میں ناکام رہیں اور ان کو کثیر نقصانات اٹھانا پڑے۔ لیکن انہوں نے اس قدر پیشقدمی کی ہے۔ کہ وہ پیرس کو بہت زیادہ دھمکی دینے لگے ہیں اور ان کے پاس ہنوز اس قدر سپاہ محفوظ ہے کہ جس وقت وہ چاہیں ماہ مارچ سے زیادہ شدت سے حملہ کر سکتے ہیں۔ مثلاً اس کے کہ پرنس روپریشٹ کے پاس ہنوز اسی قدر سپاہ ہے جتنی پندرہ روز پیشتر تھی۔ باوجودیکہ انہوں نے کراؤن پرنس کو چند ڈویژن دی ہیں۔ تاکہ کراؤن پرنس کی سپاہ کو دم لینے کا موقع دیا جائے۔ امیان کیلے۔ اور پیرس یہ تینوں مقامات دشمن کی نگاہ پر چڑھے ہیں۔ اور وہ کسی ایک مقام پر حملہ کرے گا۔ اتحادیوں کے لئے بہت کم موقع ہے کہ قبل ازیں کہ دشمن حملہ کرے وہ اس کے ارادہ کا حال معلوم کریں۔

اطالویوں کے خلاف آسٹروی حملہ شروع ہو گیا

روما۔ ۱۶۔ جون۔ ایک بہت بڑا آسٹروی حملہ کل صبح سات بجے صبح کو ایسیاگو سے کر ساحل بحر تک کے محاذ پر شروع ہو گیا ہے۔

قرضہ جنگ اور فوجی بھرتی کے لئے اعلان تیار کرنیوالوں کو انعام

اعلان عام کیا جاتا ہے کہ قرضہ جنگ اور بھرتی کیطرف لوگوں کی توجہ دلانے کے لئے موزوں اشتہاروں اور اعلانوں کی ضرورت ہے۔ سب سے اچھے اعلان کے لئے کمیٹی اشاعت نے پچاس پچاس روپیہ کے انعام مقرر کئے ہیں علاوہ ازیں باقی ایسے اعلانوں کے لئے جو پسند کئے جاویں مناسب انعام دیئے جاویں گے۔ البتہ ان انعاموں کی رقم پچیس روپیہ سے زیادہ نہ ہوگی۔ تمام اعلان اشتہارات میرے پاس اخیر جون ۱۹۱۸ء تک پہنچ جانے چاہئیں۔

عبدالعزیز - جائنٹ سکرٹری پنجاب پبلسٹی کمیٹی۔ لاہور

۱۵۔جون ۱۸ء

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مکان سے شائع ہوا!